



هَلْ أُتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا

کیا گز رہے انسان پر ایک ایسا وقت زمانے کا کہ نہ تھا وہ کوئی قابل ذکر چیز؟

## تفسیر ابن کثیر

علامہ عبدالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

# الدَّهْرُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعارف سورت:

صحیح مسلم کے حوالے سے یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ جو حصہ کے دن صحیح کی نماز میں آنحضرتؐ سورۃ الہ تنزیل الكتاب یعنی سورۃ السجدة اور یہ سورۃ یعنی هل اُتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ پڑھا کرتے تھے۔

انسان کی پیدائش سے پہلے کی حالت:

هَلْ أُتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا (۱)

یقیناً انسان پر زمانہ کا وہ وقت بھی گزر چکا ہے جبکہ یہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اس نے انسان کو پیدا کیا حالانکہ اس سے پہلے وہ اپنی خاتر اور اپنے ضعف کی وجہ سے ایسی چیز رہ تھا کہ اس کا ذکر کیا جائے۔

**إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٌ ثُبْتَلِيَهُ ...**

بے شک ہم نے انسان کو ملے جلے نقطے سے امتحان کے لئے پیدا کیا۔

اسے مرد اور عورت کے ملے جلے پانی سے پیدا کیا اور عجیب عجیب بلیسوں کے بعد یہ موجودہ شکل و صورت اور بیعت پڑایا۔

اسے ہم آزمائیں ہیں جیسے اور جگہ فرمایا:

**لَيَأْتُوكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً (67:2)**

تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل کرنے والا کون ہے۔

**فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا (۲)**

اور اس کو سنتاد کیختا ہنا یا۔

پس ان نے تمہیں کام اور آنکھیں عطا فرمائیں تاکہ اطاعت اور معصیت میں تمیز کر سکو۔

**إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ ...**

**ہم نے اسے راہ دکھائی**

ہم نے اسے راہ دکھادی خوب واضح اور صاف کر کے اپنا سیدھا راستہ اس پر کھول دیا۔ جیسے اور جگہ فرمایا:

**وَأَمَّا تُمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاستَحْبُوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى (41:17)**

تمہور یوں کو ہم نے ہدایت کی لیکن انہیں نے اندھا پر ہدایت پر ترجیح دی۔

اور جگہ فرمایا:

**وَهَدَيْتَهُمُ النَّجَدَينَ (41:17)**

**ہم نے انسان کو دونوں را یعنی دکھادیں۔**

**یعنی بھلائی اور برائی کی۔**

مشداحمد میں ہے کہ حضرت کعب بن ججزہ سے آپ نے فرمایا اللہ تجھے یوں قوتوں کی سرداری سے بچائے۔

حضرت کعب نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا ہے؟ فرمایا:

وہ میرے بعد کے سردار ہوں گے جو میری سنتوں پر عمل کریں گے وہ میرے طریقے پر چلیں گے پس جو لوگ انکے جھوٹ

کی تصدیق کریں اور انکے ظلم کی امداد کریں وہ نہ میرے ہیں اور نہ میں انکا ہوں۔ یاد رکھو وہ میرے حوض کوثر پر بھی نہیں آ

سکتے۔ اور جو انکے جھوٹ کو سچانہ کرے اور انکے ظلموں میں انکا مد و گارہ بنئے وہ میرا ہے اور میں اسکا ہوں۔ یہ لوگ میرے

حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے۔

اے کعب! روزہ دھال ہے اور صدق خطاوں کو مٹا دیتا ہے اور نماز قرب الہی کا سبب ہے یا فرمایا کہ دلیل شجات ہے۔  
اے کعب! وہ کوشت پوست جنت میں نہیں جا سکتا، جو حرام سے پلا ہو وہ تو جہنم میں ہی جانے کے قابل ہے۔

كُلُّ النَّاسِ يَعْدُو فَبَائِعُ نَفْسَهُ، فَمُوْبِقُهَا أُوْ مُعْتَفِهَا

اے کعب! لوگ ہر صحیح اپنے نفس کی خرید و فروخت کرتے ہیں، کوئی تو اسے آزاد کر لیتا ہے اور کوئی ہلاک کر گزرتا ہے۔

### إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كُفُورًا (۳)

اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ نشکرا۔

سورہ روم کی آیت فطر اللہ الی فطر الناس علیہا کی تفسیر میں حضرت جابریلؓ روایت سے حضور گایہ فرمان بھی گزر چکا ہے کہ ہر چیز فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ زبان چلے گئی ہے پھر یا تو شکر گزار بنتا ہے یا ناشکرا۔  
مند احمد کی اور حدیث میں ہے کہ جو نکلنے والا لکھتا ہے اسکے دروازے پر دو جہنڈے ہوتے ہیں ایک فرشتے کے ہاتھ میں دوسرا شیطان کے ہاتھ میں۔ پس اگر وہ اس کام کے لئے اکلا جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کا کام ہے تو فرشتے اپنا جہنڈا لئے ہوئے اسکے ساتھ ہو لیتا ہے اور یہ واپسی تک فرشتے کے جہنڈے تلتے ہی رہتا ہے اور اگر یہ اللہ تعالیٰ کی نار انگلی کے کام کے لئے اکلا ہے تو شیطان اپنا جہنڈا لگائے اسکے ساتھ ہو لیتا ہے اور واپسی تک یہ شیطانی جہنڈے تلتے رہتا ہے۔

### إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلًا وَأَغْلَلًا وَسَعِيرًا (۴)

یقیناً ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور شعلوں والی ۲۶ گتیار کر رکھی ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اسکی حقوق میں سے جو بھی اس سے کفر کرے اس کے لئے زنجیریں طوق اور شعلوں والی بھڑکی ہوئی تیز ۲۶ گتیار ہے جیسے اور جگد فرمایا:

إِذَا الْأَغْلَلُ فِي أَغْنَفِهِمْ وَالسَّلَسِلُ يُسْخِبُونَ

فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْنَجَرُونَ (40:71,72)

جب کوئی طوق اگلی گردنوں میں ہوں گے اور جگد یا اس لئے پاؤں میں ہوں گی اور یہ حیم میں کھینچنے جائیں گے پھر جہنم میں جائے جائیں گے۔

نیکیوں کی جزا:

### إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأسِ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا (۵)

بے شک نیک لوگ وہ جام پیشیں گے جسکی ملوثی کافور کی ہے۔

ان بدّاصیبوں کی سزا کا ذکر کر کے اب نیک لوگوں کی جزا کا ذکر ہو رہا ہے کہ انہیں وہ جام پلانے جائیں گے جنکل ملوٹی کافور نامی نہر کے پانی کی ہوگئی ذائقہ بھی عالی خوبصورتی کی عمدہ اور فائدہ بھی بہتر۔ کافور کی سی خوبصورتی اور سونھکی سی خوبصورتی۔

کافور ایک نہر کا نام ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص بندے پانی پیتے ہیں اور صرف اسی سے آسودگی حاصل کرتے ہیں۔ یہ پانی اپنی خوبصورتی میں مشکل کافور کے ہے یا یہ تجھیک کافور ہی ہے۔ پھر اس نہر تک انہیں آنے کی ضرورت نہیں یا اپنے باغات میں مکانات میں مجلسوں میں جہاں بھی چاہیں گے اسے لے جائیں گے اور وہیں وہ پہنچ جائیں گی۔

### عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عَبَادُ اللَّهِ يُفَجَّرُونَهَا تَفْجِيرًا (۶)

وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پیش گے اسکی نہریں نکال لے جائیں گے (بحدصر چاہیں)۔  
تفجیر کے معنی روایتی اور اجراء کے چیز جیسے آیت حقیقتی تفجیر لہ (17:90) میں اور فجرنا حال لہما (33:18) میں۔

### يُوفُونَ بِالثَّدْرِ وَيَخافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا (۷)

جونذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جنکی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔  
پھر ان لوگوں کی تکیاں بیان ہو رہی ہیں کہ جو عبادتیں اللہ تعالیٰ سے ان کے ذمہ تھیں وہ تو بجا ہی لاتے تھے بلکہ جو جیزیہ اپنے اور پرکر لیتے اسے بھی بجا لاتے یعنی نذر بھی پوری کرتے۔

حدیث میں ہے:

مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلَيُطِعِنْهُ،

وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِيهِ

جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے وہ پوری کرے اور جو نافرمانی کی نذر مانے اسے پوری نہ کرے۔

امام بخاریؓ نے اسے امام مالکؓ کی روایت سے بیان فرمایا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بھاگتے رہتے ہیں کیونکہ قیامت کے دن کا ذر ہے جنکی تکبیراً ہٹ عالم طور پر سب کو گیر لے گی اور ہر ایک انجمن میں پڑا ہجاتے چاہیگر جس پر اللہ تعالیٰ کا حرم و کرم ہوڑ میں و آسمان تک ہول رہے ہوں گے۔  
استطار کے معنی ہی ہیں پھیل جانے والی اور اطراف کو گیر لینے والی۔

### وَيُطِعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (۸)

اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں لکھا نکھلاتے ہیں مسکین شیخ اور قیدیوں کو۔

### إِنَّمَا نُطِعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا تُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءَ وَلَا شُكُورًا (۹)

ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے لکھاتے ہیں نہ تم سے بدلتے ہیں نہ شکر گزاری۔

یہ تکیوں کا راللہ تعالیٰ کی محبت میں مستحق لوگوں پر اپنی طاقت کے مطابق خرق بھی کرتے رہتے ہیں۔ اور ۵ کی ضمیر کا مرتع بعض لوگوں نے طعام کو بھی کہا ہے لفظاً یادہ ظاہر بھی بیہی ہے۔ یعنی باوجود طعام کی محبت اور خواہش و ضرورت کے راہ اللہ غرباء اور حاجت مندوں کو دیتے ہیں جیسے اور جگہ فرمایا:

**وَأَتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ (2:177)**

مال کی چاہت کے باوجود بھی اسے راہ اللہ دیتے رہتے ہیں۔

اور فرمایا ہے:

**لَنْ تَنْلُوا الْبَرَّ حَتَّى تُنْفُعُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (3:92)**

تم ہرگز بھلائی حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اپنی چاہت کی چیزیں راہ اللہ خرق نہ کرو۔

اوصح حدیث میں ہے:

**أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تَصَدِّقَ وَأَنْتَ صَاحِحٌ شَحِيقٌ، تَأْمُلُ الْغَنَى وَتَخْشَى الْفَقْرَ**

افضل صدقہ ہے جو تو اپنی صحت کی حالت میں باوجود مال کی محبت کے باوجود امیری کی چاہت اور افلاس کے خوف کے راہ اللہ دے۔

یعنی مال کی حرمت بھی ہو حسب بھی ہو اور حاجت و ضرورت بھی ہو پھر بھی راہ اللہ سے قربان کرو۔

بینیم اور مسکین کے کہتے ہیں؟ اسکا مفصل بیان پہلے گزرو چکا ہے۔

حضرت نبی پیغمبر ﷺ نے بد ری قیدیوں کے بارے میں اپنے اصحابؓ کو فرمادیا تھا کہ انہا اکرام کرو۔ چنانچہ کھانے پینے میں صحابہ تجوید اپنی جانوں سے بھی زیادہ انکا خیال رکھتے تھے۔

غلاموں اور ماختوں کے ساتھ احسان و سلوک کرنے کی تاکید بہت سی احادیث میں آتی ہے۔ بلکہ حضرت رسول اکرم محمد مصطفیٰؐ کی آخری وصیت اپنی امت کو بیہی ہے:

**الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ**

اپنی تممازوں کی تنبیہ بانی کرو اور اپنے ماختوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور انکا پورا خیال رکھو۔

**إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا (۱۰)**

بے شک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو تنگی ترشی اور سختی والا ہو گا۔

یہ اس نیک سلوک کا نتیوان لوگوں سے کوئی بد لہ چاہتے ہیں نہ شکریہ بلکہ اپنے حال سے کویا اعلان کر دیتے ہیں کہ ہم تمہیں صرف راہ اللہ دیتے ہیں اس میں ہماری ہی بہتری ہے کہ اس سے رضاۓ رب اور مرضی مولا ہمیں حاصل ہو جائے ہم ثواب اور اجر کے مستحق ہو جائیں۔

حضرت ابن عباسؓ عیوسؓ کے معنی تسلی والا اور قمطیرؑ کے معنی طول طویل مردوی ہے۔

لکرمہ فرماتے ہیں کافر کا منہ اس دن بگڑ جائے گا اسکی تیوری چڑھ جائے گی اور اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان سے عرق بیٹھے گا جا ہوش رونگن گندھ کے ہو گا۔

مجاہد فرماتے ہیں ہوتھ چڑھ جائیں گے اور چہرہ سست جائے گا۔

حضرت سعید اور حضرت قادہ کا قول ہے کہ بوجہ گجر اہم اور ہونا کیوں کے صورت بگڑ جائے گی پیشانی نہ کہ ہو جائے گی۔  
ابن زید فرماتے ہیں برائی اور سختی والا دن ہو گا۔

لیکن سب سے واضح بہتر نہایت مناسب اور لحیک قول حضرت ابن حماس کا ہے۔

قطیرہ کے لغوی معنی امام ابن جریر نے شدید کے کے ہیں یعنی بہت سختی والا۔

**فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذِلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَاهُمْ نَصْرَةً وَسُرُورًا (۱۱)**

پس انہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی۔

انکی اس نیک اور پاک عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس دن کی برائی سے بال بال بچالیا اور تباہی نہیں بلکہ انہیں بجاۓ ترش روی کے خدہ پیشانی اور بجاۓ دل کی ہونا کی کے اطمینان و سرو قلب عطا فرمایا۔

اور جگہ فرمایا:

**وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفَرَةٌ  
ضَحَّكَةٌ مُسْتَبِشَرَةٌ (38:80)**

اس دن بہت سے چہرے پکیلے ہوں گے۔ جو بہتے اور خوشیاں مناتے ہوئے ہوں گے۔

یہ ظاہر ہے کہ جب دل مسرور ہو گا تو چہرہ کھلا ہوا ہو گا۔

**وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرَيرًا (۱۲)**

اور انہیں اپنے صبر کے بد لے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کے صبر کے اجر میں انہیں رہنے بننے کے لئے وسیع جنت پاک زندگی اور پہنچنے اور ہننے کے لئے ریشمی لباس ملا۔

---

جننتیوں پر انعامات کی بارش:

**مُتَكَبِّرِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا (۱۳)**

یہ وہاں تختوں پر بیٹھنے لگائے ہوئے بیٹھیں گے نہ وہاں آفتاہ کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی۔

کشتوں کی نعمتوں اور راحتوں کا ان کے ملک و مال اور جاودہ منال کا ذکر ہو رہا ہے کہ یہ لوگ آرام تمام پورے اطمینان اور خوش دلی کے ساتھ جنت کے مرضع اور مزین جزا و نعمتوں پر بے قدری سے بیٹھے گئے سرور راحت سے بیٹھے مزے لوت رہے ہوں گے۔ پھر ایک اور نعمت بیان ہو رہی ہے کہ بہاں نہ تو سورج کی تیز شعاؤں سے انہیں کوئی تکلیف پہنچ گئی نہ جائز۔ کی بہت سرد ہوا کہیں انہیں ناکوار گزریں گی؛ بلکہ بہار کا ساموسہ ہر وقت اور ہمیشہ رہتا ہے۔ گرمی سردی کے چھمیلوں سے الگ ہیں، جتنی درختوں کی شاخیں جھوم جھوم کر ان پر سایہ کئے ہوئے ہوں گی۔

### وَدَائِيْهُ عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذَلِكَ فَطُوفُهَا ثَدَلِيْلًا (۱۴)

ان جنتوں کے سایہ ان پر بچکے ہوئے ہوں گے اور انکے میوے اور پچھے بیچے لٹکے ہوئے ہوں گے۔ میوے ان سے بالکل قریب ہوں گے چاہے لیٹے لیٹے توڑ کر کھا لیں، چاہے بیٹھے بیٹھے لیٹیں چاہے کھڑے ہو کر لے لیں۔ درختوں پر چڑھنے کی اور تکلیف کی کوئی ضرورت نہیں، سروں پر میوہ دار تکچھے اور لبدے ہوئے پچھے انک رہے ہوں گے توڑا اور کھالیا۔ اگر کھڑے ہیں تو میوے اتنے اوپنے ہیں، بیٹھے تو قدرے جھک گئے لیٹے تو اور قریب آگئے نہ تو کاٹوں کی رکاوٹ ہے اور نہ دوری کی سروردی ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی ہے اور انکی منی مشک خالص ہے اسکے درختوں کے تنہسوں نے چاندی کے ہیں، ایسا تو نہیں برجا اور بیا قوت کی ہیں۔ انکے درمیان پتے اور پھل ہیں جنکے توڑ نے میں کوئی وقت اور مشکل نہیں چاہے بیٹھے بیٹھے توڑا چاہے کھڑے کھڑے۔ بلکہ اگر چاہیں لیٹے لیٹے۔

### وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بَأْيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا (۱۵)

اور ان پر چاندی کے برخنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہوں گے۔

ایک طرف خوش خرام خوش دل خوبصورت با ادب سلیقہ شعار فرماس بردار خادم قسم پشم کے کھانے چاندی کی کشتوں میں لگائے لئے کھڑے ہیں۔ دوسری جانب شراب طہور سے چھکلتے ہوئے بلوریں جام لئے ساقیان مدوش اشارے کے منتظر ہیں۔

### قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ قَدَرُوهَا تَقْدِيرًا (۱۶)

**شیشے بھی چاندی کے جن کو ساقی نے اندازے سے ناپ رکھا ہو گا۔**

یہ گلاس صفائی میں شیشے جیسے اور سفیدی میں چاندی جیسے ہوں گے دراصل ہوں گے چاندی کے لیکن شیشے کی طرح شفاف ہوں گے کہ اندر کی چیز باہر سے نظر آئے گی۔ جنت کی تمام چیزوں کی بیوں ہی سی برائے نام مشاہدہ دنیا کی چیزوں میں بھی یا تی جاتی ہے لیکن ان چاندی کے بلوریں گلاسون کی مثال نہیں ملتی۔

ہاں یہ یاد رہے گے کہ پہلے کے لفظ قواریر پر زبر تو اس لئے ہے کہ وہ کان کی خبر ہے اور دوسرے پر زبر بد لیست کی بناء پر ہے یا تو تمیز کی بناء پر۔

پھر یہ جام پنے تھے ہوئے ہیں ساقی کے ہاتھ میں بھی زیب دیں اگلی تخلیقوں پر بھلے معلوم ہوں اور پینے والوں کی حسب خواہش طہور اس میں سما جائے جو نہ پچے نہ گئے۔

**وَيُسْقُونَ فِيهَا كَأسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجِيلًا (۱۷)**

اور انہیں وہاں وہ جام پلانے جائیں گے جنکی ملوٹی زنجیل کی ہوگی۔

**عَيْنًا فِيهَا شَمَّى سَلَسِيلًا (۱۸)**

جو جنت کی ایک نہر ہے جس کا نام سلسیل ہے۔

ان نایاب گلاسوں میں جو پاک خوش ذائقہ اور سرور والی بے نشکی شراب انہیں ملے گی وہ جنت کی نہر سلسیل کے پانی سے مخلوط کروی جائے گی جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ نہر کافور کے پانی سے مخلوط کر کے دی جائے گی۔

تو مطلب یہ ہے کہ کبھی اس شہنشہک والے سرد مزان پانی سے کبھی اس نفسی گرم مزان پانی سے تاکہ اعتدال قائم رہے۔ یہ نیک لوگوں کا ذکر ہے اور خاص مقررین خالص اس نہر کا شربت پیش گے۔

**وَيَطْوُفُ عَلَيْهِمْ وَلِدَانٌ مُخَلَّدُونَ ...**

اور انکے ارد گرد گھوٹ پھرتے ہیں وہ کم سن پچھے جو ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

**إِذَا رَأَيْتُهُمْ حَسِبْتُهُمْ لُؤلُؤًا مَنْثُورًا (۱۹)**

جب تو انہیں دیکھیے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے پچھے موتی ہیں۔

**وَإِذَا رَأَيْتَ ثُمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا (۲۰)**

تو وہاں جہاں کہیں بھی نظر ڈالے گا سارے نعمتیں اور عظیم الشان سلطنت ہی دیکھے گا۔

**عَالِيهِمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحَلُوَا أَسَاورَ مِنْ فِضَّةٍ**

انکے جسموں پر سبز میں اور موٹے ریشمی کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے لکنکن کا زیور پہنا یا جائے گا، پھر انہیں جنت کے لباس کا ذکر ہو رہا ہے کہ وہ سبز ہر رنگ کا تینیں اور چکنڈا ریشم ہو گا سندس اعلیٰ درجے کا خالص نرم ریشم جو بدن سے لگا ہوا ہو گا استبرق عدہ نیش بہاگر اس قدر ریشم جس میں چمک دیکھ ہوگی جو اوپر پہنا یا جائے گا ساتھی چاندی کے لکنکن ہاتھوں میں ہوں گے۔ یہ لباس ابرار کا ہے۔

اور مقررین خاص کے بارے میں اور جگہ ارشاد فرمایا:

**يُحَكُّمُونَ فِيهَا مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ** (22:23)

انہیں سو نے کے لئکن ہیر جز ہوئے پہنا کیس جائیں گے اور خالص نرم صاف ریشمی لباس ہو گا۔

**وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا** (۲۱)

اور انہیں انکارب پاک صاف شراب پلائے گا۔

ان ظاہری جسمانی استعمالی نعمتوں کے ساتھ ہی انہیں پر کیفیت بالذات سروروالی پاک اور پاک کرنے والی شراب پلائی جائے گی جو تمام ظاہری باطنی برائیاں دور کر دے گی حسد کینہ بد خلقی عصو غیرہ سب دور کر دے گی۔

**إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا** (۲۲)

(کہا جائے گا کہ) یہ ہے تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری کوششوں کی قدر دو ایسی۔

پھر ان سے انکے دل خوش کرنے کے لئے اور انکی خوشی دو بالا کرنے کے لئے بار بار کہا جائے گا کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ اور تمہاری بھلی کوششوں کی قدر دو ایسی ہے جیسے اور جگد فرمایا:

**لُلُوا وَأَشْرِبُوا هَذِئَا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيةِ** (69:24)

دنیا میں جو اعمال تم نے کئے انکی تیک جزا میں آج تم خوب سہتا پہتا آ رام واطمیتان کھاتے پیتے رہو۔

اور فرمایا،

**وَلَوْدُوا أَنْ تَكُونُ الْجَنَّةُ أُورْثُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ** (7:43)

اور منادی کئے جائیں گے کہ ان جنتوں کا دارث تمہیں تمہارے نیک کرداروں کی بنا پر بنایا گیا ہے۔

یہاں بھی فرمایا ہے کہ تمہاری سعی مشکور ہے جو ہر عمل پر بہت اجر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان میں سے کرے 2 میں۔

قرآن کا نزول بتدریج ہوا:

**إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْفُرْقَانَ تَنزِيلًا** (۲۳)

بیشک ہم نے تجوہ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے۔

**فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كُفُورًا** (۲۴)

پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گہرگار یا شکرے کا کہانہ مان۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم پر اپنا خاص کرم جو کیا ہے اسے یاد دلاتا ہے کہ ہم نے تجوہ پر بتدریج تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن کریم نازل فرمایا اب اس اکرام کے مقابلہ میں تمہیں بھی چاہئے کہ میری راہ میں صبر و سہار سے کام لا میری قضا و قدر پر صابر شاکر ہو دیکھو تو یہی کہ میں اپنی حسن تدیر سے تمہیں کہاں سے کہاں پہنچتا ہوں۔

ان کا فروں منافقوں کی باتوں میں نہ آنا گوئی تبلیغ سے روکیں، لیکن تم نہ رکنا۔ بلارور عایت لشیر مایوسی اور تحکمان کے ہر وقت وعظ نصیحت ارشاد و تلقین سے غرض رکھنے میری ذات پر بھروسہ رکھو میں تمہیں لوگوں کی ایذا سے بچاؤں گا۔ تمہاری عصمت کا ذمہ دار میں ہوں۔

**فاجر** کہتے ہیں بد اعمال عاصی کو  
اور **کفار** کہتے ہیں دل کے مکر کو

وَإِذْكُرْ أَسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۲۵)  
اور اپنے رب کے نام کا صبح و شام ذکر کیا کر۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْ لَهُ لِيْلًا طويلاً (۲۶)

اور رات کے وقت اس کے سامنے مسجد میں جمع کر کر اور بہت رات تک اسکی تسبیح کر۔

دن کے اول آخر کے حصے میں رب کا نام لیا کر و رات کو تجدید کی نماز پڑھو اور دیر تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو جیسے اور جگہ فرمایا:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ تَأْفِلَةً لَكَ عَسَى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَحْمُودًا (۱۷:۷۹)

رات کو تجدید پڑھو عنقریب تمہیں تمہارا رب مقام مُحَمَّد میں پہنچائے گا۔

سورہ مزمول کے شروع میں فرمایا:

يَا أُلِّيَّا الْمُزَمَّلُ - فُمَ الْيَلَ إِلَّا قَلِيلًا - لَصْفَةُ أَوْ انْفُضْ مِثْهُ قَلِيلًا -

أَوْ زُدْ عَلَيْهِ وَرَأَلَ الْفَرْءَانَ تَرْتِيلًا (۱۷:۷۹)

اے لاف اور حسنے والے ارات کا قیام کر گرہنہوں کی رات آدمی رات یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ اور قرآن کو ترتیل سے پڑھ۔

إِنَّ هَؤُلَاءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَدْرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا (۲۷)

بے شک یہ لوگ دنیا کو چاہتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بڑے بھاری دن کو چھوڑے دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کفار کو روکتا ہے کہ حب دنیا میں پھنس کر آخرت کو ترک نہ کرو وہ بڑا بھاری دن ہے اس قابلی دنیا کے پیچھے پڑ کر اس خوفناک دن کی دشواریوں سے نافر ہو جانا تخلیقی کا کام نہیں۔

نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ...

ہم نے ہی انہیں پیدا کیا اور ہم نے ہی انکے بندھن مشبوط کئے

وَإِذَا شِئْنَا بَدَلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا (۲۸)

اور ہم جب چاہیں انکے عوض ان جیسے اور وہ کو بدلتیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب کے خالق ہم ہیں اور سب کی مخصوصیت پیدائش اور قویٰ قومی ہم نے ہی بنائے ہیں اور ہم بالکل ہی قادر ہیں کہ قیامت کے دن انہیں بدل کر نئی پیدائش میں پیدا کر دیں۔  
یہاں ابتداءً آفرینش کو اعادہ کی دلیل بنایا ہے۔

اس آہمت کا مطلب یہ یہی ہے کہ اگر ہم چاہیں اور جب چاہیں اُسیں قدرت حاصل ہے کہ انہیں فنا کرویں منادیں اور ان جیسے دوسرے انسانوں کو انکے قائم مقام کرو دیں، جیسے اور جگہ فرمایا:

**إِنْ يَشَأْ يُدْهِنُكُمْ أُيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِيَ بَاخْرَينَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ فَدِيرًا (4:133)**

اگر اللہ چاہے تو اے لوگو تم سب کو برپا کر دے اور دوسرے لائے اللہ تعالیٰ اس پر ہر آن قادر ہے۔

اور جگہ فرمایا:

**إِنْ يَشَأْ يُدْهِنُكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بَعْزِيزٌ (20:14-19)**

اگر چاہے تمہیں فنا کر دے اور نئی خلق لائے اللہ پر یہ گراں نہیں۔

**إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا (۲۹)**

یقیناً یہ تو ایک بصیرت ہے، پس جو چاہے اپنے رب کی راہ لے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سورت سراسر عبرت و نصیرت ہے جو چاہے اس سے بصیرت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ سے ملنے کی راہ پر چلنے لگ جائے جیسے اور جگہ فرمایا:

**وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لُؤْءٌ أَمَّنْوَا بِاللَّهِ وَالَّيْوْمُ الْآخِرُ (4:39)**

ان پر کیا بوجھ پڑ جاتا اگر یہ اللہ کو اور قیامت کو مان لیتے؟

**وَمَا تَشَاؤُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ...**

اور تم نہ چاہو گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی چاہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بات یہ ہے کہ جب تک اللہ نہ چاہے تمہیں ہدایت کی چاہت ہی نہ ہو گی۔

**إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا (۳۰)**

بے شک اللہ تعالیٰ وانا اور با حکمت ہے۔

اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے مستحکم ہدایت کو وہ ہدایت کی راہیں آسان کر دیتا ہے اور ہدایت کے اس باب مہیا کر دیتا ہے اور جو اپنے آپ کو مستحق طلاقرت بنالیتا ہے اسے وہ ہدایت سے ہٹا دیتا ہے ہر کام اُسکی حکمت بالاذ اور جست نامہ ہے۔

**يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ...**

**جَسَّهُ چاہے اپنی رحمت میں داخل کر لے**

جسے چاہے اپنی رحمت تک لے اور راہ راست پر کھڑا کر دے اور جسے چاہے بے راہ چلنے دے اور راہ راست نہ سمجھائے اسکی  
بدایت نہ تو کوئی کھو سکے گا نہ اسکی گمراہی کو کوئی راستی سے پہل سکے گا۔

**وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا (٣١)**

**اور دردناک عذاب کی تیاری تو صرف گنہگاروں کے لئے ہے۔**

**اسکے عذاب گنہگاروں، ظالموں اور ناقصانوں کے لئے ہی مخصوص ہیں۔**



© Copy Rights:

Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana

Lahore, Pakistan

[www.quran4u.com](http://www.quran4u.com)